بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

Reg. No. L. CCLXXVIII

نام قیمت پیشگی ... معہ ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکاف عبدہ ـ مرزا غلام احمد | Reg. No. L. CCLXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سر این صد

جلد ۱۰ ـ ۱۷ محرم الحرام ۱۳۲۹ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۵ ماگھ ـ نمبر ۱۲

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نور دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبار قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمن کی صحت

پچھلے اخبار میں جمعرات کی صبح تک کے حالات چھپ کر لکھوائے گئے تھے اس کے بعد جمعہ اور ہفتہ کے دن طبیعت کا یہ حال رہا کہ درد تھوڑا بہت ہوتا رہا کسی وقت بالکل بھی آرام ہوتا رہا۔ ٹکور برابر ہوتی رہی مگر کچھ بہت فرق نہ ہوا۔ اتوار کے روز ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب امرتسر سے تشریف لائے ہیں کہ ان کی تشخیص کے مطابق زخم میں مادہ تھا اس واسطے پیر کی صبح کو چیرا دے کر وہ مادہ انہوں نے خارج کر دیا آج منگل کی صبح کو جب اس اخبار کی آخری کاپی کا مضمون کاتب کو دیا جاتا ہے یہ کیفیت ہے کہ اب درد بالکل نہیں۔ رات بالکل آرام سے سوئے رہے۔ چیرے کا زخم اگرچہ گہرا ہے۔ مگر امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد بھر جاویگا۔ احباب دعا میں مصروف رہیں۔ بدھ کی رات کو بسبب بخار ہو جانے کے بھیجی نہ جا سکی ...

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی بریت

ڈاکٹر صاحب موصوف کی بریت تو خود اس مقدمہ کے فیصلہ سے ظاہر ہے جس میں ان کی شہادت تھی اور جس کی تفصیل گذشتہ اخبار میں درج ہو چکی ہے اسی فیصلہ کی بناء پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے وہ مقدمہ جو ڈاکٹر صاحب پر بنایا گیا تھا ڈاکٹر صاحب کو طلب کرنے کے بغیر ہی ان کی داخل دفتر کر دیا ہے لیکن سینڈیکل ڈیپارٹمنٹ کیطرف سے تاحال حکم بحالی ڈاکٹر صاحب کا انتظار ہے۔ یہ سب کچھ تو ہوا اور امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب عزت کے ساتھ بحال کئے جاوینگے اور اس عرصہ کی معطلی کی پوری تنخواہ باضابطہ انہیں دی جاوے گی۔ لیکن پبلک کی تسکین گورنمنٹ کی اس کارروائی کو دیکھنے کے واسطے نہایت شوق کے ساتھ منتظر ہیں جو ایک معزز ہر دلعزیز کارکن گزیٹڈ افسر کو ناحق ذلیل کرنے والے کے متعلق عملدرآمد میں آنی ضروری ہے۔

روزانہ کارڈ

جو صاحب چاہتے ہیں کہ ان کو روزانہ کارڈ لکھا جاوے انہیں لازم ہے کہ جتنے دن کارڈ چاہتے ہیں ان سے دگنی قیمت کے ٹکٹ ارسال فرما دیں۔ آدھے ٹکٹ لکھائی وغیرہ کی بابت رکھے جاوینگے باقی آدھے جب تک ختم نہ ہوں روزانہ ایک کارڈ لکھا جاویگا۔

جلسہ مذاہب الہ آباد

حضرت خواجہ صاحب و مولوی صدر دین صاحب الہ آباد کی مذہبی کانفرنس سے بڑی کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ کانفرنس کے علاوہ وہاں کے معززین نے تین لکچر الگ کرائے مفصل رپورٹ انشاء اللہ تعالےٰ اگلے اخبار میں درج کی جاوے گی۔

اعتراف گناہ

میاں عبدالحمید ولد مولوی لقمان صاحب ساکن جہلم حال وارد حیدرآباد سندھ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بیعت کی درخواست کرتے ہیں اور لکھتے ہیں اس نالائق نے زمانہ جاہلیت میں ایک بہتان اعلیٰ حضرت مسیح موعود پر باندھا تھا۔ اس کی معافی کا خواستگار ہوں۔ جناب امام مہدی نے بھی معاف فرمایا تھا یہ خطوط بسوعی ... کی مزوّجانہ مباحث کی قلعی کھولتا ہے جو بھیڑوں کے بھیس میں بھیڑیوں کا کام کرتے ہیں۔ کتاب البریہ مطالعہ فرمائی جاوے۔

یہ صاحب کون ہیں

ایک صاحب کلکتہ سے لکھتے ہیں کہ وہ اخبار نہیں ملے۔ صحیفہ آصفیہ اور پیغام صلح بھیجدیں۔ مگر اپنا مقام اور پتہ نہیں لکھتے ڈاکخانہ کی مہر بھی نہیں پڑھی جاتی۔

نماز جنازہ

مستری محمد موسیٰ صاحب احمدی اور ان کی والدہ حج کے واسطے گئے تھے۔ ہر دو حج کر کے واپس لوٹے تو مستری صاحب کی والدہ راستہ میں فوت ہو گئیں اللہ تعالیٰ ہر دو کا حج قبول کرے اور مرحومہ کو جنت نصیب کرے احباب کی خدمت میں درخواست دعائے جنازہ ہے۔

(۲) میاں عبداللہ صاحب احمدی۔ مدرس رام نگر اپنی زوجہ مرحومہ کے واسطے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں۔

(۳) منشی گوہر علی صاحب گرداور نہر مبارک پور اپنی دختر نیک اختر کے واسطے احباب سے درخواست نماز جنازہ کرتے ہیں۔

نیز ان کی اہلیہ بعارضہ تپ و درد جگر مبتلا ہے احباب ان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالےٰ صحت کلی عطا فرماوے۔

(۴) محمد سرفراز خان صاحب احمدی بردولی سے چوہدری عنایت اللہ خان صاحب جو کہ بڑے ہی نیک دل اور فیاض طبیعت اور پر جوش احمدی ...

(بدر پریس قادیان میں میاں سراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

تقریر حضرت صاحبزادہ محمود احمد صاحب بر موقعہ جلسۂ سالانہ

جو ۲۶- دسمبر ۱۹۱۰ء کو مسجد النور میں کی گئی

کلمۂ شہادۃ اعوذ- بسملہ کے بعد سورہ انعام کا آخری رکوع پڑھا

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ اَهْدٰى مِنْهُمْ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ۝ هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ اِنَّمَآ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ دِيْنًا قِيَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِيْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ اِنَّ رَبَّكَ سَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

دنیا میں سب سے بڑی خطرناک چیز جس نے کروڑہا انسان نے دکھ اٹھایا اور جس سے بہت سے لوگ بجائے اس کے کہ ہدایت کی سیڑھی پر چڑھتے اور ترقیات حاصل کرتے عمیق سے عمیق گڑھوں میں جا پڑے اور عذاب کے مستوجب ٹھہرے۔ جس کی وجہ سے نور سے ظلمتوں میں جا پڑے جس کی وجہ سے انسانوں کا تعلق خدا سے کٹ گیا اور دین و دنیا میں ذلیل ہوئے۔ جس کی وجہ سے صحتیں خراب ہو گئیں جس کی وجہ سے انسان سیدھے راستوں سے بھٹک گیا۔ وہ ہے

غفلت

غفلت کے معنے ہیں اُن اسباب سے ناواقفیت جو انسان کی رہنمائی کا باعث ہیں۔

اسی واسطے ناتجربہ کار کو غفل کہتے ہیں اور وہ کتابت جس پر نقطے نہوں اُسے اغفال کہتے ہیں کیونکہ ان نقطوں کے نہونے کی وجہ سے انسان دھوکے کھاتا ہے۔

غرض غفلت ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے انسان خدا سے دُور ہو کر ہلاکت میں پڑتا ہے اور خدا تک پہنچانے والے رستے کو چھوڑ دیتا ہے۔ اگر انسان کو ان راہوں کا علم ہو جائے جن کے ذریعے بدنی صحت ٹھیک رکھ سکے تو پھر کیوں بیمار ہو۔ اگر انسان کو علم ہو جائے جس سے مختلف دکھوں سے بچ سکے تو پھر کیوں دکھوں میں پڑے۔

ایک شخص کو اگر ان اسباب کا جن سے سر میں۔ آنکھ میں درد ہوتا ہے یا قبض اسہال۔ قولنج۔ ہیضہ۔ طاعون وغیرہ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں علم ہو جائے تو وہ دیدہ و دانستہ کیوں بیماری کے منہ میں جائے۔ لیکن انسان غفلت کرتا ہے یا غفلت میں ہے تو مصیبت پہنچتی ہے۔

غفلت سے بچانیوالا علم ہے

ماں اپنے بچے کی خبرگیری کیوں کرتی اس لئے کہ بچہ سمجھ نہیں سکتا کہ کونسی چیزیں استعمال کرنی ہیں اور کونسی استعمال کرنی مضر ہیں۔ غرض اس غفلت سے بچانے والی شے علم ہے۔ اس علم کے ذریعے انسان دکھوں سے بچ سکتا ہے۔

ننھے بچہ کو دیکھ لو۔ جب اسے علم نہیں ہوتا کہ آگ میں کیا تاثیر ہے تو سادہ لوحی سے اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ اور ہاتھ جل جاتا ہے۔ لیکن جو انسان آگ کے اثر کا علم رکھتا ہے وہ کبھی آگ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ نہ چاقو اپنی آنکھ میں چبھوتا ہے۔ ہاں مصیبت میں اُس وقت پڑتا ہے کہ اسے علم نہیں ہوتا کہ کس ذریعے سے حفاظت کر سکوں۔

کوئی انسان بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ نہیں ڈال دیتا بچھو کے ڈنک پر انگلی نہیں رکھتا۔ اس لئے کہ اسے علم ہوتا ہے کہ اس سے ضرر پہنچیگا۔

لیکن جب انسان غفلت میں ہو اور اسے علم نہو تو مشکلات پیش آتے ہیں۔ وہ سانپ کے سوراخ میں ہاتھ ڈالتا ہے۔ خدا کی مخالفت کرتا ہے۔ نبیوں کا انکار کرتا ہے۔ سچائیوں کا پاک اور صاف خیال چھوڑ کر گندے خیالات میں پڑ جاتا ہے۔

غرض غفلت سے انسان طرح طرح کی مصیبتوں میں پڑ جاتا ہے اس جگہ فرمایا ہے۔ یہ قرآن شریف اس لئے بھیجا گیا ہے کہ غفلت کی راہوں سے بچا دے۔ اور علم کے طریقے سکھا دے۔

قرآن

کو شروع سے آخر تک پڑھ جاؤ۔ دُنیا کے علوم ترقی کر گئے ہیں سائنس کے تجربات بہت بڑھ گئے ہیں ایسی ایسی ایجادیں نکلی ہیں کہ پہلے لوگوں کا وہم انہیں تجویز نہیں کر سکتا تھا۔ ریل کی ایجاد سے پہلے اگر کوئی اطلاع دیتا کہ ایک ایسی سواری ہو گی جب تو کوئی نہ مانتا بلکہ ایسا کہنے والوں کو مجنون کہا جاتا مثلاً یہ ہوائی جہاز ہیں۔ ان سے پہلے کوئی اُڑن کھٹولے کی کہانی سنتا تو اسے محض افسانہ قرار دیتا۔ غرض ایک زمانہ ایسا تھا کہ ناواقفیت کی وجہ سے ان عجائبات کے ماننے والوں کو بیوقوف کہتے آج علم نے انسان کو ایسی جگہ کھڑا کر دیا ہے کہ اب نہ ماننے والے بیوقوف سمجھے جاتے ہیں۔ زمانہ کی ترقیات نے دنیا کو اس جگہ پر کھڑا کر دیا ہے کہ تمام نقشہ ہی اُلٹ گیا ہے۔ جو بات کسی زمانہ میں علم تھی وہ اب جہل ہے۔ اور جو جہل تھی وہ اب عین علم ہے۔

باوجود اُن تغیرات کے قرآن شریف میں کوئی ایسی بات نہیں کہ جس پر حرف آئے۔ قرآن شریف نے جسے علم فرمایا وہ اب بھی علم ہے اور جسے جہل فرمایا وہ اب بھی جہل ہی ہے۔

قرآن شریف دنیا میں آیا ہے علوم حقہ کے سکھانے کے لئے اور ان مصیبتوں اور جہلوں سے بچانے کے لئے جن میں پڑ کر انسان دکھ اٹھاتا ہے۔

یہ صحیح ہے کہ جب تک حکم سے اطلاع نہ دیجائے اس کی خلاف ورزی پر الزام نہیں دیا جاتا۔ لیکن جب حکم دیا جائیگا تو پھر کوئی عذر نہیں اور جب علم ہو جائیگا تو اس کے بعد کوئی

حق نہیں۔

قرآن شریف آنے کی غرض

یہی ہے کہ انسان یہ نسخہ کہیں نا قص تھا۔ اسواسطے ایک ایک بات جو خدا تک پہنچا سکتی ہے اور جو دکھوں سے بچا سکتی ہے وہ سب قرآن میں ہے۔ اس زمانہ کے عاوم نے بھی قرآن کے دعاوی کی تصدیق کی ہے۔ ہزار ہا سواریاں نئی قسم کی نکل آئی ہیں مگر یخلق ما لا تعلمون کے ایک ہی فقرہ میں ان سب کا بیان آگیا ہے۔ سائنس دن بدن نور پکڑتی جائیگی۔ مگر قرآن کی تصدیق ہی ہوگی۔ اور کوئی اسپر قادر نہیں کہ قرآن کے ایک نقطے کی بھی تکذیب کر سکے۔

۲۔ قرآن مجید اپنی ضرورت بتاتا ہے۔ وھذا کتٰب انزلنہ مبارک فاتبعوہ واتقوا لعلکم ترحمون

برکہ اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش کا پانی اکٹھا ہو کر جمع ہو جائے قرآن مجید اس لئے مبارک ہے کہ جہاں جہاں الہام کا پانی گرا وہ سب اس برکہ میں جمع ہو گیا۔ تمام تعلیموں تمام صداقتوں کی جامع یہی کتاب ہے۔ کوئی حقیقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کل ہاتھوں کو پڑھ جاؤ۔ کل کتابوں کا مطالعہ کر جاؤ سب کا خلاصہ قرآن میں پاؤ گے۔ دو فیھا کتب قیمۃ

عیسائیوں۔ موسائیوں۔ ہندو دھرمیوں اور دیگر مالک میں جو ما ستباز ہوئے ہیں ان کی کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہو جو کسی نبی نے ایسی تعلیم دی ہے جو دینی دنیوی برکات کا موجب ہے تو وہ قرآن میں بھی ہے۔ . . . .

اور جو ایسی تعلیم سے روکا ہے جو تباہی کا موجب ہے، تو وہ قرآن میں بھی ہے۔ خدا کی صفات کا ذکر اعلیٰ وارفع واتم طور پر ہے۔ خدا کو ایسا پاک بیان فرمایا ہے کہ اور کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مثلاً **اللہ** کا نام ہے

اس کے معنی ہی یہی ہیں کہ تمام قسم کے عیبوں۔ نقصوں سے منزہ اور ہر ایک قسم کی صفات و کمالات سے موصوف پھر اس کا نام رب۔ رحمان۔ رحیم۔ خالق۔ مالک قرار دیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب خدا ہی سے اُتری ہے۔ اور اُس پاک چشمے سے اُتری ہے جو تمام سچائیوں کا جامع ہے۔

دُوسرے مذاہب میں ہر قسم کے بدعات ہیں اور خدا کی ذات والا صفات سے ایسی باتیں منسوب کیگئی ہیں جن کا نام تک سننا ایک مومن کو گوارا نہیں۔

مسیحیوں کا قول ہے کہ گناہ معاف نہونگے یعنی انسان خواہ ہزار بار اپنے مولیٰ کو پکارے کہ میں نے غلطی کی میں اپنے کئے پر پچھتا تا ہوں میرا جگر پھٹ گیا ہے۔ عاجزی سے درخواست کرتا ہوں مجھ سے گناہ ہو گئے ہیں تو خدا تعالیٰ نہیں سنیگا بلکہ چھری سے اس کی گردن کاٹ دیگا۔ حالانکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ خدا کی صفات سے بعید ہے کہ وہ معاف نہ کرے۔ بلکہ انسان اگر ہزار گناہ کر کے بھی خدا کے حضور سچے دل سے حاضر ہوگا تو خدا اُسے معاف کر دیگا۔ اسیطرح آریہ کہتا ہے کہ خدا کتنا زور لگائے مگر ایک ذرہ نہیں پیدا کر سکتا ہے۔ وہ ایک بڑھئی کی طرح ہے۔ مادہ اور روح پہلے ہی سے موجود تھا۔ وہ ظلم سے ان پر حکومت کر رہا ہے قرآن شریف کہتا ہے یہ عقیدہ پہلے انبیاء کی تعلیم کے خلاف ہے۔ وہ قطعاً معذور نہیں جو چاہے پیدا کرے۔ اور پھر فنا کرے۔ تمام طاقتیں اسی کی دی ہوئی ہیں یہی وجہ ہے کہ وہ ان کا مالک ہے اور حاکم ہے۔ مالک نہوتا تو شریعت کیوں بھیجتا جو پیر ہمارا اقدرت نہو ہم اسپر حکم نہیں کیا کرتے۔ لیکن خدا نے عدم سے موجود کیا پھر طاقتیں بخشیں اور پھر سب چیزوں کا قیام اسی قیوم کی توجہ سے وابستہ ہے پس وہ معبود حقیقی ہے۔

پھر برکت کے معنے کثرت کے بھی ہیں۔ یعنی یہ قرآن نہ صرف جامع ہے بلکہ کچھ اور ہدائتیں اور صداقتیں اور خوبیاں بھی اس میں ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں

انجیل میں لکھا ہے جو تیرے ایک طرف تھپڑ مارے تو اس کی طرف دُوسری گال بھی کر دے لیکن قرآن کہتا ہے کہ نہیں موقعہ و محل کو دیکھ اگر معاف کرنے میں اصلاح ہو تو معاف کر دے ورنہ بدلہ لے

اسلام رہبانیت بھی نہیں سکھاتا۔ اور نہ یہ کہ ہر وقت دُنیا ہی میں لگا رہے۔ بلکہ معتدل رستہ بتاتا ہے۔ غرض **مبارک** میں یہ بتایا ہے کہ یہ کتاب نہ صرف پہلے انسانوں کی جامع ہے بلکہ ان میں جو کمی رہ گئی تھی اس کی بھی پُورا کرنیوالی ہے۔

تیسری بات یہ کہ برکت اس چیز کو کہتے ہیں جو خدا سے اُترے اور پھر کثرت سے اُترے۔ پس اس آیت کے یہ بھی معنی ہونگے کہ ایسی کتاب ہے کہ جو اسپر عمل کرتا ہے وہ خیر الٰہی کثرت سے حاصل کرتا ہے ایسی خیر کہ گنی نہ جا سکے۔ مینھ کو کہتے ہیں برکات السماء۔ پس خدا فرماتا ہے یہ کتاب مبارک ہے۔ یعنی اُسپر عمل کرے وہ تمام چیزوں کے حصول کے طریقے پائے اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو ہلاکت کا موجب ہو۔ کوئی پوری پوری قرآن کی ماتحت رہے تو کبھی پکڑا نہ جائے بلکہ ربما یود الذین کفروا لو کانوا مسلمین۔ بعض وقت جب چور کو سزا دیجاوے۔ ہاتھ کاٹا جائے یا ڈاکو کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ملک بدر کیا جاوے تو وہ بے اختیار پکار اُٹھتا ہے کہ کاش میں مسلمان ہوتا اور میں خدا کی بات کو مان لیتا اسی طرح زانی۔ آتشک۔ سوزاک میں مبتلا شدت و سوزش درد میں کراُٹھتا ہے کہ میں قرآن مان لیتا تو یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا پھر قرآن صرف بدیوں ہی سے نہیں روکتا۔ بلکہ نیکیوں کی تعلیم بھی دیتا ہے صرف یہ نہیں کہتا کہ چوری نہ کر بلکہ تاکید کرتا ہے کہ بجائے چوری کرنے کے امانت سے کام کر۔ غرض اس تعلیم پر چلکر انسان جوں جوں فوائد حاصل کریگا تو خدا تعالیٰ کی میٹھی میٹھی آواز بھی سنیگا اور اس وقت کہیگا کہ قرآن خیر کثیر ہے۔ غرض اس آیت میں تین باتیں ہیں جو پہلے نبیوں پر نازل ہوئیں وہ سب اس میں جمع ہیں جیسے مختلف جگھوں سے پانی بہ کر ایک برکہ میں جمع ہو جاتا ہے (۲) اگر پہلی تعلیموں میں کوئی نقص یا کمی تھی تو اسے دور کر دیا (۳) اس قرآن سے ایسا خیر کثیر حاصل کرتا اور ان تمام ترقیات کو پہنچ جاتا ہے جو انسان کے لئے مقدر ہیں۔ اب کیا گراہ ہے وہ جو باوجود قرآن رکھنے کے اس سے فائدہ نہ اُٹھاوے۔ ناشد چھوٹی چھوٹی کتابیں شائع کرتے ہیں کہ اس میں پانچسو تدبیریں معذگار حاصل کرنے کی ہیں لوگ سے فوراً منگواتے ہیں۔ اگر کسی دوائی کی تعریف سن لیتے ہیں تو اسپر بلا کسی یقینی ذریعے کے ایمان لا کر روپیہ خرچ کر دیتے ہیں اور منگوا لیتے ہیں۔ خواہ وہ دوائی کسی ایسے شخص سے مشتہر ہوئی ہے جو طب کا نام بھی نہیں جانتا اور صرف دھوکا دینے کے لئے آٹے کی گولیاں بنا رکھی ہوں۔ مگر افسوس صد افسوس کہ لوگوں کے سامنے ایسی کتاب رکھی گئی جو تمام راستبازوں کی مجربہ ہے مگر اس کی طرف قطعی خیال نہیں کرتے۔

آجکل کتنے مسلمان ہیں جو قرآن پر تدبر کرتے ہیں کئی ایسے ہیں جو پڑھتے ہیں وہ اس طرح پڑھتے ہیں جیسا طوطا کہتا ہے۔ میاں مٹھو چوری کھائی ہے اور نہیں سمجھتا کہ میں کیا کہتا ہوں۔

میں حیران ہوں کہ اگر کسی کو ذرا سا مرض ہے تو وہ طبیب کی طرف بھاگتا ہے ایسے طبیب کیطرف کہ جس کی دوائی کے اثر کا یقین نہیں اور پھر وہ فیس مانگتا ہے اور بعض دفعہ سویا ہوا ہوتا ہے لیکن اُس پاک طبیب کیطرف کوئی نہیں آتا جو سب قدرتوں کا مالک ہے جس کا نسخہ مجرب ہے اور جس کی دوائی کا اثر یقینی ہے اور جو فیس مانگتا نہیں بلکہ دیتا ہے اور جو کبھی نہیں سوتا جب پکارو وہ جواب دینے کو طیار ہے۔

آہ اس طبیب سے لوگ بیخبر ہیں جس کا علم محدود نہیں کہ ٹھہر جائے اور سٹیتھس کوپ لگائے۔ بلکہ وہ ایسا کامل علم والا ہے کہ ہم سے زیادہ اسکو ہماری بیماریوں کا علم ہے۔ جب تک رسول کریم صلعم کی معرفت ہم تک یہ کلام نہ پہنچا تھا اگر ہم غفلت کرتے تو پھر کوئی بات بھی تھی۔

مگر جب کھول کھول کر سب کچھ سنا دیا گیا تو عرب سے زیادہ مجرم تو ہند کے لوگ ہیں۔ کیونکہ نہ صرف ہم میں وہ نبی آیا جس نے قرآن سنایا اور خود اسپر عمل کر کے دکھایا اور سمجھایا بلکہ اس کا نائب مسیح موعود بھی ہم میں آیا اور ہمارا خبر گیراں ہوا جسنے مختلف پیرایوں میں قرآن کی خوبیاں بتائیں۔ پھر چالیس برس تک ہمارے لئے رو دیا گیا۔ افسوس کہ پھر بھی قوم بیمار معلوم ہوتی ہے اور اچھی نہ ہوئی۔ خدا سے نسخہ آیا۔ تجویز کرنے والے رسول کریم صلعم پھر خبر گیر مسیح موعود ہیں۔ انسان اسپر بھی اگر مریض ہی رہے اور اپنی بد پرہیزی نہ چھوڑے تو کسقدر افسوس کا مقام ہے۔

(۳) فرماتا ہے کہ اس کتاب کی پیروی کرو۔ یہ حکم کوئی تحصیلدار ڈپٹی کمشنر۔ لفٹنٹ گورنر۔ بادشاہ نہیں دیتا بلکہ اس حکم کا دینے والا وہ خدا ہے جو چاہے تو ایک دم میں دنیا کو مٹا دے۔ پھر اس کی اتباع کرنیوالوں میں سے ایک رسول کریم ہیں ان کا درجہ کیسا بلند ہوا کہ آجتک کروڑوں انسان باوجود اس کے کہ وہ قسم قسم کے گناہوں اور کمزوریوں میں بھی مبتلا ہیں مگر اس پیارے نبی کے نام پر اپنا خون تک بہانے کو تیار ہیں ہزاروں لوگوں نے مخالفت بھی کی اور کرینگے مگر اس کا دین بڑھتا چلا جائیگا وہ دین جس کا خلاصہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ یہ کلمہ ایسا جامع ہے کہ خود رسول کریم نے اس کی تشریح کی مگر ختم نہ ہوئی۔ پھر دنیا کے اولیاء و بزرگ۔ قیامت تک اس کی تشریح کرینگے۔ مگر اس کی تفسیر ختم نہوگی۔ کہنے میں تو یہ کلمہ آسان ہے مگر اسپر عمل کرنے وقت پتہ لگتا ہے کہ کتنا عظیم الشان بوجھ ہے۔ فرماتا ہے یہ کتاب کیوں اُتری ہے اس لئے نہیں کہ تم اسے زبان سے رٹ جاؤ۔ یا وعظوں۔ لیکچروں میں سنا دو بلکہ اس لئے کہ اس کی اتباع کرو۔ مسلمان محض لسّانی سے مسلمان نہیں ہوسکتا کہ قرآن شریف کو سونے کے پانی سے لکھوا کر لے طاق میں رکھ دے بلکہ مسلمان تو عمل کرنے سے ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کے پاس سمن آئے اب وہ اس سمن کو لیکر کسی یا کستوری وغیرہ میں رکھ چھوڑے تو کیا عدالت اسے چھوڑ دیگی عدالت تو اسے سزا دیگی اسیطرح قرآن مجید کو اگر کوئی سونے کے پانی سے لکھوا کر جواہرات جڑ کر ہمالیہ سے بھی بڑے مینار میں رکھوا دے تو خدا کے حضور اس بیوقوف کیطرح ہے کیونکہ یہ کتاب اس لئے اُتری ہے کہ اس کی اتباع کیجاوے نہ اس لئے کہ غلافوں میں رکھ کر بیجا دے۔ ایک نائب تحصیلدار تحصیلدار کا سمن لے آئے تو لوگ اسے پڑھوالتے پھرتے ہیں مگر اس احکم الحاکمین کیطرف سے قرآن شریف آیا تو اسے غلافوں میں رکھنا چاہتے ہیں کیا اس سے خدا خوش ہوسکتا ہے۔

لعلکم ترحمون تمام خطاؤں کو ملیا میٹ کر کے اپنی رحمت عامہ وخاصہ سے ممتاز کرینگے

ایک ماں باپ کا

رحم

دیکھو کہ ماں اپنے بچے کے لئے ساری ساری رات جاگتی رہے بچہ بیمار ہو کر ایک سیر کم ہو تو ماں کا وزن پانچ سیر کم ہو جاتا ہے یہ اس محبت کا اثر ہے جو خدا نے ماں کے دل میں رکھدی ہے جب اس رحم کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم بیٹھے ہیں اور تمام دنیا کی نسل اس لئے ہے کہ خدا نے یہ مادۂ رحم ماں میں ڈال دیا ہے جس سے مجبور ہو کر وہ اپنے تئیں مارتی ہے تا تم زندہ ہو۔ تو وہ خدا جسنے یہ رحم ڈالا ہے وہ کتنا رحیم ہوگا۔

اللہ تعالےٰ نے جن بزرگوں پر رحم کیا بادشاہ ان کی چوکھٹ پر سر رکھتے ہیں بلکہ ان بزرگوں کا گوشت پوست بھی مٹی میں مل جاتا ہے پھر بھی ان کے مزاروں کے پاس سے بادشاہ ادب سے گذرتے ہیں۔ دیکھو سید عبدالقادر صاحب جیلانی کو سات سو سال گذرتے ہیں۔ باوجود منع کرنے کے کئی لوگ ہیں جو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ کس قدر تعلق شدید ان کو خدا کی ذات سے تھا۔ کہ نادانوں کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ جیسے دو رنگ ایک ہو جائیں اور دو چیزوں میں مشابہت تامہ ہو تو دھوکہ لگجاتا ہے اسیطرح جو انسان اتباع کرتا ہے خدا کا رحم اسپر ہوتا ہے۔ اور پھر کچھ ایسی مشابہت ہوتی ہے کہ نادان انسان دھوکہ کھا جاتا ہے۔ خدائی طاقتوں کے اظہار اُن بزرگوں کے واسطے سے کرتا ہے تو نادان نہیں سمجھتے کہ اصل مبداء کون ہے۔ وہ اسی بزرگ کو خدا سمجھ لیتے ہیں حضرت نوح آئے جب وقت ہوگیا تو وہ پکارے لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا۔ زمین سے بھی پانی پھوٹا اور آسمان سے بھی پانی اُترا۔ غرض تمام عنصر خدا کے حکم کی تعمیل میں لگ گئے اور وہ سرزمین غرق ہوگئی۔ یہ خدا نے بتایا کہ میرا کام تھا۔ ورنہ نادان سمجھتا ہے کہ یہ طاقت نوح کو تھی خدا کا رحم ایسا عظیم الشان ہے کہ وہ مسیح موعود کو فرماتا ہے انت منی وانا منک۔ تو مجھ سے ہوگیا اور میں تجھ سے۔ نادان کو دھوکا لگ جاتا ہے کہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اسیطرح حضرت موسیٰ کی ایک بد دعا سے تمام قوم ہلاک ہوگئی اس لئے قرآن مجید میں آیا کہ جو خدا اور اس کے رسول میں فرق کرتے ہیں وہ کافر ہیں کیونکہ رسول خدا کا مظہر ہوتا ہے۔ اور دراصل خدا ہوتا ہے۔ جو کام کرتا ہے۔ دیکھو ایک طرف تو انما انا بشر مثلکم کا ارشاد ہے اور دوسری طرف ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ فرمایا۔ یعنی تیرا پھینکنا ہمارا پھینکنا ہی ہے۔

اجی! تحصیل کا چپراسی بڑے بڑے آدمی کو گرفتار کرتا ہے تو دراصل حاکم ہی کرتا ہے۔ رسول کوئی معجزنما فعل کرے تو وہ خدا کا فعل ہے۔ جب خدا کا رحم ہو جاتا ہے تو خدا اپنی قدرتوں کا مظہر اس وجود کو بنا لیتا ہے جس سے انسان دھوکہ کھاتا ہے مگر یاد رکھو یہ رحم اُسی وقت اُترتا ہے جب وہ اتباع کرنے۔

۴ - ان تقولوا انما انزل الکتٰب علی طائفتین من قبلنا وان کنا عن دراستھم لغٰفلین او تقولوا لو انا انزل علینا الکتٰب لکنا اھدی منھم فقد جاءکم بینۃ من ربکم وھدی ورحمۃ

اگر ہم پر کلام اُترتا تو ہم اتباع کرتے۔ اس زمانہ میں بھی دنیا بول اُٹھی تھی

ضرورت تبلیغ کہ خدا تعالیٰ ہم میں کوئی نبی مبعوث کرے۔ ہم سے کلام کرے ہم ایسے ہدایت والے ہو جائیں۔ یہ التجا بارگاہ باری تعالیٰ میں مقبول ہوئی۔ ہم میں ایک شخص آیا جسپر خدا نے الہام کیا۔ رسول اللہ کی غلامی میں وہ درجہ پایا اور اسپر وہ احسان باری تعالیٰ ہوئے جو اگلے انبیاء پر ہوئے۔ اور خدا نے فرمایا کہ میں بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کرونگا۔

سنو! رسول اللہ صلعم کے بعد اگر کوئی نبی اُترا ہے تو ہم میں اُترا ہے سب سے زیادہ فضل ہوا تو ہم پر۔ مگر کیا ہمارے چال وچلن وہی ہیں جو صحابہ کرام کے تھے۔ اور کیا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے پاس کلام الٰہی آیا اور ہم ہدی ہوگئے صحابہ کے سوانح پڑھو۔ اسلام کی تبلیغ کی دھن ان کو یہانتک تھی کہ ایک صحابی کہتا ہے۔ اگر تلوار میری گردن پر رکھدی جائے تو ایسے نازک وقت میں اگر کوئی حدیث مجھے یاد آجاوے تو میں وہ ضرور بیان کردوں۔ وہ ایمان وہ محبت کیا ہم میں ہے۔ کیا اسوقت وہ جوش ہم میں بھی ہے۔ اور ہم صحابہ کیطرح چلا چلا کر دنیا کو نبی کا نام سناتے پھرتے ہیں۔

ہمارے بعض دوست یہ تو بتلاتے ہیں کہ ایک علاقہ میں خیرات بٹ رہی ہے مگر اس اطلاع کا کیا فائدہ جب تک یہ نہ بتائیں کہ وہ خیرات فلاں گلی میں بٹ رہی ہے۔ دنیا کو کھول کھول کر سناؤ کہ وہ نبی قادیان میں ہے اس کا نام **مرزا غلام احمد** تھا۔ اسے اتباع قرآن سے آنحضرت صلعم کی غلامی میں اتنا درجہ دیا گیا۔ اسپر خدا کا کلام نازل ہوا۔ جو اس کی اتباع نہیں کریگا خدا اُسے ترقی نہیں دیگا

اپنے وعظوں اور لیکچروں میں پچھلے نشانات والی بات کا ذکر کریں مگر ان نشانات اور الہامات کا ذکر نہ کریں جو اس نبی پر نازل ہوئے یہ غلطی ہے۔ کوئی شخص موجودہ نقد کو چھوڑ کر ادھار نہیں لیتا جس کے پاس آج کی تازہ روٹی ہو وہ کل والی پر خوش نہیں ہوتا کل کے معجزات ہو چکے۔ اب تم آج کے معجزات دُنیا کے سامنے پیش کرو جو تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھے ان کے بارے میں آپ قسمیں کھا سکتے ہیں۔ لوگوں کو یقین دلا سکتے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ آپ لوگوں نے اپنے فرض کو ادا نہیں کیا ایک محدود سی جماعت ہے جو سُستی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔ میں نے حضرت صاحب کے وقت میں بھی بیعت کے خطوط دیکھے ہیں۔ اور اب بھی مجھے ایسا موقعہ ملا ہے۔ بہت کم بیعت کے خط پڑھے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ ہم نے مسیح موعود کو بھلا دیا گویا کہ ہم نے اسے دیکھا ہی نہیں یا کہ اس کی دُنیا کو ضرورت ہی نہ تھی حالانکہ اگر مسیح موعود کا ماننا اور اس کا ذکر اسلام کی اشاعت کے لئے ضروری نہیں تو پھر خدا کے ملنے کے لئے رسولوں کے وجود کی ضرورت ہی کیا ہے۔ اور نبی کریم صلعم نے مسیح موعود کی پیشینگوئی کیوں فرمائی۔ کیا تُم نے یہ بیّن نشان نہیں دیکھا کہ احمدیوں سے آریہ خوش ہوتے عیسائی نہیں ہوتے۔ بلکہ جہاں کہیں عیسائی کو معلوم ہوا کہ یہ احمدی ہے تو اس نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ یہ سب اسی مردِ خدا کی برکت ہے۔ جب مرض میں کوئی نسخہ آزما لیا جاوے تو پھر اسے کوئی نہیں چھوڑتا۔ مگر تعجب ہے کہ ہم نے جس کے اتباع کی برکت کو مشاہدہ کیا اسے چھوڑ دیں یا اس کے ذکر کو معمولی بات سمجھیں اور دُوسرے مُسلمانوں کو کہتے پھریں ہم تُم ایک ہیں۔ خدا کا شکر کرو اب تم قتل نہیں کئے جاتے۔ پھانسی نہیں دئے جاتے۔ مارے نہیں جاتے خدا تعالیٰ نے گورنمنٹ انگریزی کے ماتحت پیدا کیا ہے کیوں ڈریں ہم کو تو چاہئے تھا ہدی ہوتے اور صحابہ سے بڑھکر جوش و خروش دین اللہ کی اشاعت میں امن پسندی کیساتھ بتلاتے۔ اور خود دکھکر لوگوں کی طرف نہ جاتے بلکہ لوگوں کو اپنے پاس بلاتے۔ اس مکان میں کون جاتا ہے جس کی چھت گرنے والی ہو۔ اُس دوکان میں کون حصّہ ڈالتا ہے جس کا دیوالہ نکل چکا ہو۔ پس کیا دانشمندی ہے کہ ہم جا کر دوستی کی بنیاد مداہنت سے ڈالیں۔ کہ آؤ ملکر تبلیغ کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جب ہم مغضوب علیھم میں شامل ہونگے تو خدا کی نصرت بند ہو جائیگی۔ خدا ایک قوم کو کہے کہ میں تمھیں بڑا بناؤنگا اور پھر وہی قوم دوسروں کو جا لپٹے۔ یہ نتیجہ کے لحاظ سے اچھی بات نہیں۔

جس کے کپڑوں میں آگ لگ رہی ہو کوئی اس سے بغلگیر نہیں ہوتا بلکہ دُور سے اس پر پانی ڈالتے ہیں۔ اس کی آگ بجھاتے ہیں کیا یہ حضرت کا الہام یونہی جانے والا ہے کہ میں تیرے متبعین کو ترقی دونگا اور تیرے منکروں کی گردنیں ان کے آگے جھکی رہینگی بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔ جس سے ظاہر ہے کہ بادشاہ خود بطیب خاطر احمدی ہو کر اس سلسلہ میں شامل ہونگے۔ اور وہ خود ماتحت ہونگے۔ ہمیں تلوار نہیں دیگی۔ مسیح موعود نے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا پس بادشاہ خود ہمارا مذہب اختیار کرینگے۔ یہ نہیں کہ ہم ان لوگوں میں شامل ہوتے پھریں جنہوں نے خدا کے فرستادہ کی قدر نہیں کی۔ خدا تو سنجزی

۴۔ الذین یصدفون عن آیاتنا سُوءَ العذاب بما کانوا یصدفون۔ میں فرماتا ہے کہ ہم ظالموں کو ہلاک کرینگے۔ چنانچہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ ہماری نصرت میں ہے تین طرف آگ لگی ہے۔ ایک ہی طرف خالی ہے اور یہ چوتھی طرف ہماری طرف ہے۔ کوئی بھاگ کر کدھر نکل سکتا ہے۔ ادھر ہی آئیگا۔ یہودیوں کی نسبت جو فتویٰ ہے۔ وہی مثیل یہود کے لئے اب جاری ہے۔ یعنی غضب الٰہی سے بچ نہیں سکتے۔ اور ضرور ہے کہ وہ ذلیل و قلیل ہوں۔ اور صرف ایسی صورت میں ذلت و مسکنت سے بچیں کہ یا تو اس سلسلہ میں داخل ہو جائیں یا مسیحی و ہندو ہو کر رہیں۔ الا بحبل من اللہ و حبل من الناس۔ پس ایسے مخالفوں میں پھر شامل ہونا یعنی جن سے نکلے ان میں پھر جانا واپس لوٹنا ہے۔ مگر ہم واپس ہونے کے لئے نہیں بلکہ قدم بڑھانے کے لئے ہیں۔

۵۔ ان الذین فرّقوا دینھم و کانوا شیعا لست منھم فی شی انما امرھم الی اللہ ثم ینبّئھم بما کانوا یفعلون۔

فرماتا ہے وہ جماعتیں جن میں تفرقہ پڑ گیا اور وہ فرقے فرقے ہو گئے اے پاک انسان لست منھم فی شی۔ تم اس سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو انما امرھم الی اللہ۔ خدا نے ان سے لڑنا اپنا کام کر لیا ہے۔ تُم کو کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ ان کے پیچھے پڑو۔ ہمارا کام تو تبلیغ ہے نہیں مانتے تو سزا دینا خدا کا کام ہے۔ بادشاہ کی طرف سے جو پیغام پہنچانے آتے ہیں وہ لڑا نہیں کرتے۔ خدا نے فرمایا وجادلھم بالتی ھی احسن۔ ایسے طریق سے جس کا نتیجہ اچھا ہو۔ تم پیغام پہنچا دو۔ اب نہیں مانتے تو ان کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔ ایک بزرگ کا ذکر ہے کہ کسی کی نسبت سنا کہ شراب پیتا ہے۔ ایک دفعہ رات کو اس کے پاس گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا اور اسے کہا کہ شراب چھوڑ دو۔ اس نے کہا کہ نہیں چھوڑتا۔ آپ نے کہا کہ اچھا مکان ہمارے پاس بیچ ڈالو اور خود کہیں اور چلے جاؤ۔ اُسے جواب دیا کہ مکان میرا ہے میں نہیں بیچتا۔ آپ نے کہا میں اُس مالک الملک بادشاہ کی حضور میں تیری شکایت کرونگا اسنے کہا کہ میں بھی اس کے حضور میں تجھ سے زیادہ مقرب ہوں۔ تیری دال نہیں گلنے کی۔ چنانچہ جب گھر آکر آپکے لئے بددعا کی تو جناب باری تعالیٰ سے جواب ملا۔ خبردار یہ دعا نہ کرو ورنہ ہم تمھیں ہلاک کر دینگے اسوقت دوڑتے ہوئے اُس شخص کے پاس آئے اور معافی مانگی اور وجہ پوچھی اسنے کہا کہ جب تم گئے تو میرا دل پھٹ گیا اور میں بہت نادم ہوا میں نے عجز سے عرض کیا کہ اے میرے رب میں توبہ کرتا ہوں میں اس بچہ کی طرح ہوں جو ناداني سے اپنی ماں سے دور جا پڑا۔ اب میں تیری حضور آتا ہوں تیرے حقوں کا فقیر ہوں تو خدا نے مجھے بخشدیا۔

غرض ہمیں یہ نہیں چاہئے کہ خدائی فوجدار بنیں۔ خدا جب فضلوں پر آتا ہے تو بڑے بڑے گنہگاروں کو ایک ہی رات میں اپنا مقرب بنا لیتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بڑی نرمی بڑے پیار بڑے وسعت حوصلہ سے کام لیں اور تبلیغ کریں۔ جب ہمارے مخالف جو ہم سے سختی کرتے ہیں ہمارے سلسلہ میں آئینگے تو از خود شرمندہ ہونگے میں نے کئی لوگ ایسے دیکھے ہیں جنھوں نے حضرت صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی ہے مگر شرم سے آنکھ اوپر نہیں اٹھا سکتے انھوں نے ایام مخالفت میں ہم سے بہت سختی کی۔

ہمیں کیا ضرورت ہے کہ خود ان کی سزا کا اہتمام کریں ہم کسیکو گالی دینگے تو وہ ہمیں دو دیگا۔ ہم تھپڑ مارینگے تو وہ مُکا مار یگا۔ دیکھو طاعون سے کئی لاکھ مرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ طاعون ہماری وجہ سے ہے مگر ہمارا ایک بھی نہیں مار سکتے۔ ایک شخص ملکر اگر خود بدلہ نہ لے اور گورنمنٹ سے سزا دلائے تو یہ نہایت ہی سیف طریق ہے پس ہمیں چاہئے کہ ہم لوگوں کی زیادتیوں اور ظلموں کی عرضی خدا کے حضور گزرانیں۔ وہ خود ہمارا بدلہ لیگا اور حتی الوسع مخلوق الٰہی پر شفقت کریں اور ان سے نیک سلوک کرتے رہیں۔

(۶) من جاء بالحسنة فلہ عشر امثالھا و من جاء بالسیئة فلا یجزی الا مثلھا وھم لا یظلمون

جو نیکی کرتا ہے وہ اجر میں دس گنا پا لیتا ہے۔ دُنیا میں ایک اچھا دانہ بو دو تو اس دانے کے بوٹے میں کئی دانے ملینگے لیکن ایک خراب دانہ بویا جائے تو وہ نہیں بڑھتا۔ اور اپنی جان میں تباہ ہو جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نیکی بہت پھیلتی ہے اور بدی اتنی نہیں پھیلتی۔

(۷) قل اننی ھدانی ربّی الی صراط مستقیم دینا قیمًا ملة ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین

کہ دیہ جو تعلیم ہے یہ سیدھا راستہ ہے جو مجھے میرے رب نے بتایا ہے۔ اور یہ استوار اور مضبوط راہ ابراہیم کی ملت ہے اور ابراہیم مشرکوں میں سے نہ تھا۔ جو والدین۔ عزیزوں۔ دوستوں رشتہ داروں سے ڈر کر یا ان کے پیار کی وجہ سے خدا کو چھوڑتا ہے وہ بھی مشرک ہے مگر ابراہیم ایسے مشرکوں سے نہ تھا۔ اس نے خدا کے لئے سب کو چھوڑ دیا۔ وہ ایسا موحد تھا کہ وہ یہ نہیں سمجھتا تھا کہ روٹی پیٹ بھرتی۔ بلکہ خدا پیٹ بھرتا ہے۔ پانی سے پیاس نہیں بجھتی بلکہ خدا ہی پیاس بجھاتا ہے۔ مرض ہوتا ہے تو میرے افعال کیوجہ سے۔ شفا دیتا ہے تو اپنے فضل سے۔

(۸) قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین

یہ حال ہے اس شخص کا جس کا جینا اور مرنا اللہ رب العالمین کے واسطے ہے۔ اس میں ایک تصوف کا نکتہ ہے وہ یہ کہ دو مدارج کا بیان ہے۔ فنا اور بقا۔ نسک۔ نسیکہ۔ قربانی کو کہتے ہیں۔ اور کپڑوں کو جو میل لگا ہے اسے دھو کر صاف کرنا۔ صلوۃ زندگی کا باعث ہے۔ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ عبادت جس سے انسان خدا تک پہنچتا ہے اس کے بھی دو درجے ہیں۔ ایک تو اس حالت میں مومن آجاتا ہے کہ وہ خدا کو دیکھ رہا ہے اور ایک اس سے کم کہ یہ سمجھے کہ خدا مجھے دیکھ رہا ہے۔ جب انسان تن۔ من۔ دھن سے اللہ پر قربان ہو جاتا ہے تو فنا کے مقام سے گذر کر بقا کے درجے میں آتا ہے۔ صلوۃ کے مقابلہ میں محیای رکھا ہے اور نسکی کے مقابلہ میں مماتی لیتے شخص کو اپنی نفسانی خواہشات قربان کر دیتا ہے اور اپنے دل کو دھو کر پاک و صاف بنا لیتا ہے۔ ایسی زندگی عطا ہوتی ہے جس پر راستہ خدا ہی خدا نظر آتا ہے۔ یہ ابراہیم کی شان ہے۔ رسول کریم صلعم اعلان فرماتے ہیں کہ اس درجہ کو میں بھی پہنچا ہوں۔ ابراہیمی درجہ ہے کہ حکم ہوتا ہے بچہ کو ذبح کرو۔ آپ بغیر عذر کے اسپر تیار ہیں حکم ہوتا ہے بیوی بچہ کو جنگل میں چھوڑ آؤ آپ اسپر بھی تیار ہیں۔ رسول اللہ صلعم نے حضرت ابراہیم سے بڑھ کر لا شریک لہ کو دکھایا۔

مکہ کے کفار۔ مدینہ کے منافق۔ یہود۔ مجوس۔ مصر کے قبطی۔ شامی۔ رسول اللہ کے مخالف تھے۔ بڑے بڑے مقابلہ آپ کے ہوئے مگر آپ نے اپنی پاک تعلیم کو چھپایا نہیں۔ بلکہ پانچ وقت چھتوں پر چڑھ چڑھ کر اعلان کی ہدایت فرمائی۔ آخر یہی شریر لوگ شرمسار ہو کر آپ کے حضور آئے۔ آپ نے پوچھا کہ تم سے کیا سلوک کیا جائے۔ تو گردنیں نیچی کئے ہوئے بولے جو یوسف نے اپنے بھائیوں سے کیا۔ آپ نے فرمایا لا تثریب علیکم الیوم۔ آپ کی ذات مجسم رحم تھی۔ طائف کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ میں کتنے میل دوڑ آیا اور مجھے معلوم نہ تھا کہ کدھر جا رہا ہوں۔ فرشتہ نے عرض کیا کہ اشارہ کی دیر ہے ابھی طائف کو الٹ دوں۔ آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں اللہ انھیں نیک کر دیگا۔ آپ نے اپنی تعلیم کو اپنے عقائد کو کبھی نہیں چھپایا بلکہ پکار پکار کے کہا انا اول المسلمین میں خدا کا سب سے پہلا فرمانبردار اور اول درجہ کا مسلمان ہوں۔ ایک موقعہ کا ذکر ہے کہ آپ ایک درخت کے نیچے لیٹے تھے ایک شریر آیا اور آپ کی تلوار اٹھا کر بولا۔ آپ کو کون بچا سکتا ہے تو آپ نے بڑے وثوق کیساتھ بلند آواز سے کہا اللہ۔ یہ سننا تھا کہ اس کے ہاتھ کانپ گئے اور تلوار گر پڑی۔ ایک جنگ میں آپ اکیلے رہ گئے بڑا نازک وقت تھا۔ چاروں طرف دشمنوں کا نرغہ مگر آپ بڑی جرأت کے ساتھ دشمنوں کے قریب ہو کر کہہ رہے ہیں انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب کہ دیکھو میں نبی ہوں اور جھوٹا نہیں ہوں۔ ہاں عبد المطلب کا بیٹا ہوں۔ یہ ہمارا پاک رسول تھا جس نے نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے ہر فعل سے بتا دیا کہ لا شریک لہ وبذلک امرت وانا اول المسلمین

رسول اللہ کے کمالات اس درجہ بلند تھے کہ اگر کوئی خدائی کے لائق ہو سکتا ہے تو رسول اللہ تھے۔ مگر آپ لا الہ الا اللہ کے ساتھ ساتھ تعلیم دیتے ہیں کہ محمد اللہ کا فرستادہ ہے۔ پھر کفار کو سنایا جاتا ہے یا ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد ولا انا عابد ما عبدتم ولا انتم عابدون ما اعبد لکم دینکم ولی دین کہ میں تمہارے معبودان باطلہ کی کبھی پرستش نہیں کرتا۔ تمہارے لئے تمہارے اعمال کا بدلہ ہے اور میرے لئے میرے اعمال کا بدلہ۔ یہ فرق انشاء اللہ ظاہر ہو جائیگا۔ میں خدا کے فرمانبرداروں سے ہوں کوئی حکم ہو میری گردن اٹھی ہوئی نہ پائیگا۔

(۹) قل اغیر اللہ ابغی ربا وھو رب کل شیء ولا تکسب کل نفس الا علیھا ولا تزر وازرۃ وزر اخری ثم الی ربکم مرجعکم فینبئکم بما کنتم فیہ تختلفون

یہ دلیل شرک کے خلاف دی ہے کوئی چیز دیکھو تو اس کا مدار دوسری شے پر ہے۔ میں ہوں ہوا۔ روٹی۔ پانی کا محتاج ہوں۔ میں اپنا رب آپ نہیں۔ اسیطرح ہر چیز دوسرے کی محتاج ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ وہ اپنی رب آپ نہیں۔ فرداً فرداً یہ حالت ہے اور جماعت افراد ہی سے بنتی ہے۔ پس فرماتا ہے کہ میں تو اس رب کو مانتا ہوں جو سبکی ربوبیت کرتا ہے۔ بچہ پیچھے پیدا ہوتا ہے اور دودھ پہلے آتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی رب ہے۔ اسی طرح دنیا میں اختلاف رب کی ہستی کا ثبوت ہے کیونکہ ہر چیز کو اس کے مناسب حال اسباب دئے ہیں۔ اور کسی کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں۔ مثلاً درخت ہے اسکو پیر نہیں دئے کیونکہ ایک جگہ سے رزق لینا تھا انسان کو پیر دئے کیونکہ اس نے مختلف جگہوں سے رزق حاصل کرنا تھا۔ جانوروں کو تعدد رزق کیواسطے پروں کی ضرورت تھی۔ پر عطا کئے۔ اونٹ کے لئے لمبی گردن اور اونچے قد کی ضرورت تھی تو ایسا ہی عطا فرمایا۔ بلی کو اونچا قد نہیں دیا۔ بکری کو اس کے مناسب۔ شیر کو اس کے مناسب اعضا عطا ہوئے یہ سب اختلاف ثابت کرتے ہیں کہ خدا ہے۔ پھر باوجود اختلاف کے ایک اتحاد بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہی محور ہے جس پر یہ کام چل رہا ہے۔ ایک ہی رب ہے جو سب کی ربوبیت کر رہا ہے۔

مدرسے مختلف ہیں۔ پھر الگ الگ یونیورسٹیوں کے ماتحت ہیں لیکن دنیا کا کارخانہ یوں نہیں اس کا انتظام ایک ہی طاقت کے ماتحت ہے۔ وہی خدا ہے جس نے اپنے فضل سے تمھیں توفیق دی کہ تم ایک نبی کی اتباع کرو۔ پھر اس نے اپنے فضل سے تمھیں طاعون و زلزلہ سے محفوظ رکھا۔ اور تمھارے دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ سچ ہے ولا تکسب کل نفس الا علیھا۔ تم نے مانا ماننے کیوجہ سے تم پر انعام ہوا۔ انھوں نے مانا نہ ماننے کیوجہ سے انپر عذاب نازل ہوا۔ اب کیسی ناشکری ہے کہ تم اس کی تعلیم کو نہ پھیلاؤ۔ تمھاری زندگیاں جس کی غلامی کی وجہ سے محفوظ ہیں ایسی آقا کا ذکر نہ کرو۔ تو افسوس کی بات ہے۔

دو سوداگروں کے درمیان بھی میں دیکھتا ہوں کہ اگرچہ ایک جنس ہی ہو تو بھی وہ کہتا ہے نہیں جی ہمارا غلہ خاص قسم کا ہے اور تم تو دونوں فریقوں میں بیّن فرق دیکھتے ہو اور پھر تم میں سے بعض ہیں جو کہتے ہیں کچھ فرق نہیں۔ کیا یہ فرق نہیں کہ تم ایک نبی کے متبع ہو۔ اور دوسری قوم ایک نبی کی مکذب ہے۔ پھر ایک اور فضل ہے کہ تم میں سچے خوابوں کا سلسلہ ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ مسیح کے زمانہ میں عورتیں اور بچے بھی نبوت کرینگے۔ چنانچہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی سلسلہ میں کوئی ایسا شخص نہیں کہ جسے کبھی نہ کبھی سچا خواب نہ آیا۔ یہ مابہ الامتیاز تمھارے لئے تمھارے مخالفوں کے درمیان ہے۔

پھر میں پوچھتا ہوں کیا وہ نمازیں نہیں پڑھتے۔ ہمدردو نہیں زکوٰۃ نہیں دیتے۔ پھر کیوں ان پر وہ فضل نہیں جو تم پر ہو رہے ہیں۔ تم طاعون سے بچائے جاتے ہو اور وہ نہیں بچتے۔

یاد رکھو اگر ہم مل کر ایک ہو گئے تو جو اُن سے سلوک ہوتا ہے وہی ہم سے ہوگا۔ ہم کنواں ہیں جو پیاسے ہیں وہ ہمارے پاس آئیں۔ کیونکہ پیاسا کنوئیں کے پاس آتا ہے۔ کنواں پیاسے کے پاس نہیں جاتا۔

یہ بھی یاد رکھو کہ مرزا صاحب نبی ہیں اور بحیثیت رسول اللہ کے خاتم النبیین ہونے کے آپ کی اتباع سے آپ کو نبوت کا درجہ ملا ہے۔ اور ہم نہیں جانتے کہ اور کتنے لوگ یہی درجہ پاوینگے۔ ہم انھیں کیوں نبی نہ کہیں۔ جب خدا نے انھیں نبی کہا ہے۔ چنانچہ آخری عمر کا الہام ہے کہ **یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر**۔ اب ہم کہدیں کہ شرائط بیعت میں نہیں۔ کہ ہم انھیں نبی مانیں۔ تو یہ غلطی ہے۔ زنا نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ یہ تو مسلمان پہلے ہی سے مانتے آئے ہیں۔ جو جو فقرہ اس نے فرمایا وہ سب شرائط بیعت میں داخل ہے۔ جو مسیح موعود کے ایک لفظ کو بھی جھوٹا سمجھتا ہے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہے۔ خدا اپنے نبی کو وفات تک غلطی میں نہیں رکھتا۔

جو کرتا خدا نے پہنایا ہے خدا ہی چھین سکتا ہے کسی کی کیا مجال ہے کہ ایسا کرے۔ فرماتے تھے کہ مجھکو رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ عثمان! تجھکو خدا ایک کرتہ پہنائیگا تو اُسے اُتارنا نہیں۔ سو آپ نے اسی وجہ سے خلافت سے الگ ہونے سے انکار کیا۔ لوط کی بیوی کا نٹ **من الغابرین** ہوئی اور اس عذاب سے حصہ لیا۔ جو اس کی قوم پر نازل ہوا۔ وہ اس بدی میں مبتلا نہ تھی۔ مگر محض اس لئے کہ اس نے نبی کی صحبت کے تعلق کو چھوڑا۔ موسائیوں کی نسبت لکھا ہے کہ ان کو حکم تھا اپنے اپنے مکانوں پر سرخ نشان لکھا دو۔ تا عذاب سے ایک امتیاز کی وجہ سے محفوظ رہو۔ پس تم اپنے امتیازی نشان کو کیوں چھوڑتے ہو۔ تم ایک برگزیدہ کو نبی مانتے ہو اور تمھارے مخالف اس کا انکار کرتے ہیں۔ حضرت صاحب کے زمانے میں ایک تجویز ہوئی کہ احمدی غیر احمدی ملکر تبلیغ کریں۔ مگر حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم کونسا اسلام پیش کرو گے۔ کیا جو خدا نے تمھیں نشان دیئے۔ جو انعام خدا نے تم پر کیا وہ چھپاؤ گے۔ یاد رکھو کہ کوئی کسی قبر میں نہیں پڑتا ہر ایک اپنا بوجھ خود اُٹھائیگا۔ کوئی حق سے بیٹر کتنے تو بھڑ کے کیا تم ان کے راضی کرنے کے لئے حق کا اقرار چھوڑ دو گے۔ یاد رکھو ایک وقت خدا کے حضور جاؤ گے۔ تعلیم بھی خدا کی اور نتیجہ بھی خدا ہی ہوگا۔ پس اگر تم خدا کے لئے اپنے بھائی کو چھوڑ دو گے تو کیا وہ تمھاری مدد نہ کریگا۔ ضرور کریگا۔

(۱۰) **وھو الذی جعلکم خلٓئف الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجٰت لیبلوکم فی ما اٰتٰکم ان ربک سریع العقاب وانہ لغفور رحیم۔**

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلی امتوں کے بدلے تمھیں بھیجدیا۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ تم اس منصب خلافت کو کیسا نباہتے ہو۔ اس نے یکساں سب کو نہیں بنایا۔ دیکھو بیعت تو ہم سب نے کی مگر سب ملنے والے نور دین نہیں ہوتے۔ ایک ضمنی بات آگئی کہ راستبازوں کی دعا کیسے قبول ہوتی ہے۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھتے ہیں۔ مجھے آپ سے فاروقی نسبت ہے دعا کریں کہ میری موت صدیقی موت ہو۔ معلوم نہیں حضرت صاحب نے کیا کیا دعائیں کیں کہ آپ کو خدا نے صدیق بنا دیا

فرماتا ہے کہ ہم نے تم پر فضل کیا تا تمھیں انعام دیدیں۔ مگر نہ مانو گے تو یہی انعام موجب غضب الٰہی ہو جائیگا کیونکہ بلاء کے معنے ابتلاء کے ہو جائینگے۔

اللہ تعالیٰ تمھیں تمام ابتلاؤں۔ تمام مصیبتوں۔ تمام رنجوں۔ تمام قسم کی غفلتوں سے بچائے۔ ہمارا تعرفہ ہو تو دشمن سے جیسا کہ مومنوں کی تعریف میں فرمایا۔ **اشداء علی الکفار** اور محبت ہو تو آپس میں جیسا کہ اس نے فرمایا **رحماء بینھم**۔ اللہ نے یہاں دونوں صفتوں کو بیان فرما دیا ہے سریع العقاب اور غفور رحیم۔

ایک نبی

ہم میں بھی خدا کیطرف سے آیا۔ اگر اس کی اتباع کرینگے۔ تو وہی پھل پائینگے۔ جو صحابہ کرام کے لئے مقرر ہو چکے ہیں گویا وہ انعامات تو مقدر ہیں مگر ہماری طرف سے درخواست گذرانی باقی ہے جو اعمال کے پرچہ پر چاہیئے۔ اسوقت ایک دنیا کی نظریں ہماری طرف ہیں وہ سچی تعلیم جو خدا نے ہمیں دی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ بلا دھڑک بلا چھپائے۔ بلا کسی عذر کے تمام دنیا میں پہنچا دیں۔ جب تک وہ تعلیم پہنچا کر ہم اتمام حجت نہ کرینگے کسی پر الزام نہیں دے سکتے کہ فلاں احمدی کیوں نہیں اور اس وقت تک عذاب الٰہی بھی نازل نہیں ہو سکتا۔ تم سارے جہان کے کان کھول کر سنا دو یہ تمھارا فرض ہے۔ آگے اثر پیدا کرنا یا منوانا یہ خدا کے اختیار میں ہے تمھارے اختیار نہیں۔ جو سعید روحیں ہیں وہ تمھاری طرف آجائینگی۔

سرود فغفور

تو بچالے اے خدا تو میں نہ بدکاروں میں ہوں
تو محافظ ہو مرا تو نیک کرداروں میں ہوں

یہ تو کس منہ سے کہوں تیرے طلبگاروں میں ہوں
ہاں ترے عشاق کے نعلین برداروں میں ہوں

بارہا جو اور احمد کا جن کے دل پہ نقش ہے تعلیم [illegible]
میں اُنھیں کے ہاں اُنھیں کے نامبرداروں میں ہوں

آستانے تک ترے عیسیٰ کے پہنچوں کس طرح
میں نہ نمبرداروں میں ہوں یارب نہ سرداروں میں ہوں

وہ مئے عرفاں پلا اے ساقیٔ وحدت پرست
میں جسے چکھتے ہی بس تیرے طلبگاروں میں ہوں

جام صحت جسے مسیحا تیری چشم [illegible] باز
ہاں فدا ہو جائے گردش میں ابھی بیماروں میں ہوں

بیغرض کب آتی ہے اب میرے لب پر کوئی بات
اُس کا دیوانہ ہوا ہوں جب سے ہشیاروں میں ہوں

حشر میں عرض کرنی ہے مسیح پاک سے
اک نگاہ لطف حضرت! میں گنہگاروں میں ہوں

تا کجا سوز تپ غم تا کجا درد فراق
اے مسیحائے زماں مدت سے بیماروں میں ہوں

تو ہے جب غفار یارب تو ہے جب آمرزگار
پھر مری تقصیر کیا میں کیوں گنہگاروں میں ہوں

عفو تیرا دیکھ کر عفت سے عار آئی مجھے
پارسائی کو سلام اب میں گنہگاروں میں ہوں

روز محشر کیوں نہ رکھوں تیری بخشش کی اُمید
احمدی تو ہوں اگرچہ میں گنہگاروں میں ہوں

روز محشر یاد رکھئے گا مجھے میرے مسیح
گو گنہگاروں میں ہوں گو میں سیہ کاروں میں ہوں

اے خدا اسلام کے سچے عقیدوں پر چلا
میں اُسی محبوب دلکش کے طلبگاروں میں ہوں

یہ دعا فغفور کی ہے تجھ سے یارب روز و شب
بخشدے میری خطائیں میں خطاداروں میں ہوں

(رحم فرما لطف فرما میں خطاواروں میں ہوں)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ

بیعت آج میں بذریعہ اس عریضے کے نورالدین کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں اُن تمام شرائط کے ساتھ جن کیساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے یعنی تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام کیلئے جان و دل سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اقامت [illegible] کے نا خدا خالص توجہ سے دعا کر کہ مولا مجھکو استقامت اور پھر استقامت دے۔ خاکسار علیجان مالک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اطلاع عام

جسقدر احمدی جماعت ہے اسپر واضح ہو کہ قادیان میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ ضعفا تعلیم دین کے لئے جمع رہتے ہیں جنکا گذارہ فقط لنگر پر ہوتا ہے۔ روٹی لنگر مسیح سے ملجاتی ہے لیکن کپڑے و دیگر حوائج ضروری جیسے دھوبی نائی وغیرہ کے لئے کچھ نہ کچھ کپڑے یا نقد کی بھی انہیں ضرورت پڑتی ہے جس کے لئے اس عاجز یعنی (ناصر نواب) نے کوشش کا ذمہ لیا ہے چنانچہ بعض احباب نے ان غربا و ضعفا کا حال معلوم کر کے اس عاجز کو ان کی خدمت کے لئے تھوڑا بہت ماہوار یا سالانہ دینا منظور فرمایا ہے نیز قادیان کے احمدیوں نے ضعفا کے لئے چندہ دینا شروع کر دیا ہے۔ حضرت صاحب کے انتقال کے بعد یہ کام اس عاجز نے شروع کیا ہے اور اس کام میں مجھے تھوڑی بہت کامیابی بھی اب تک ہوئی ہے۔ اور آئندہ زیادہ امید ہے چونکہ کام نفسانی جوش سے نہیں شروع کیا گیا اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ دن بدن اس میں زیادہ سے زیادہ برکت ہونے کی امید ہے۔ اکثر احباب پر یہ امر پوشیدہ تھا۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اخبار میں درج کر کے کل احباب پر واضح اور مبرہن کر دیا جاوے کہ ہر ایک اہل وسعت احمدی ضعفا کے لئے حسب مقدور کچھ نہ کچھ عنایت فرما کر میری دستگیری فرماوے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ پرانے جوتے پرانے کپڑے نقد جس قسم کی ہو۔ قرآن شریف و کتب دینیہ غرض جو کچھ ہو سکے عنایت فرماویں اور اس عاجز کو کسی خوشی و غمی کی تقریب پر فراموش نہ کریں یہ عاجز اور میرے ضعفا ان کے حق میں دعا کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرتے رہیں گے جسکا فائدہ انشاء اللہ تعالیٰ انہیں نظر آتا رہیگا اور یہ دینی خدمت ان کی خالی نہیں جائیگی امید ہے کہ لوگ ضرور متوجہ ہونگے اور پنبہ غفلت کانوں سے نکالکر میری عرض سنینگے۔ کوئی تعداد میں نہیں مقرر کرتا۔ ایک روپیہ۔ دس روپیہ۔ سو روپیہ۔ ۸ر ۴ر ۲ر ۱ر ۔ ۶ر ماہوار ۔ سالانہ۔ ششماہی سہ ماہی بھیجا کریں نیا یا پرانا کپڑا۔ نیا یا پرانا جوتہ۔ کوئی قرآن شریف یا دینی کتاب جو کچھ میسر ہو وہ عطا فرماویں۔ لیکن یہ چیزیں بنام اس عاجز کے ہوں

ناصر نواب از قادیان

العزیز علمی۔ ادبی تاریخی ماہوار رسالہ قیمت ۱۲ر سالانہ ملنے کا پتہ (بٹالہ ضلع گورداسپور) ۴/۲

دفتر بدر سے طلب کرو

تبلیغی جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا کامل ثبوت ہے۔ ۹۰ صفحہ ۲ر اور ۲۰ر محصولڈاک ۲ر اور اعلیٰ قسم ۸ر سینکڑہ

عقائد احمدیہ جس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح احمدی کے دعاوی کا اثبات اور اللہ ملائکہ۔ الیوم الآخر۔ انبیاء و کتب تمام ارکان اصلی اسلام کی نسبت اپنے عقائد کا اظہار ہے قیمت ۲ر

حضرت حکیم الامت کے دوائی خانہ کے مجربات

جن کو ہم نے خود بھی تجربہ کیا ہے اور اپنے زیر علاج کئی مریضوں پر آزمایا ہے اور جن کے اجزا کو نہایت کوشش سے اصلی اور درست حالت میں تلاش کر کے مرکبات طیار کئے گئے ہیں فائدہ عام واسطے ان کا اشتہار دیا جاتا ہے۔ مجربات تو بہت ہیں مگر ہم نے صرف وہ لکھے ہیں جن کے فوائد کے متعلق ہم خود بھی پوری تشفی کر چکے ہیں

حبوب دافع صرع مرگی جیسی سخت بیماری کے لئے یہ گولیاں تیر بہدف ثابت ہوئی ہیں قیمت فی ڈبیہ ۱۲ر

حبوب آتشک۔ یہ گولیاں آتشک کے لئے بہت مفید ہیں قیمت فی ڈبیہ تین روپیہ۔

حبوب دافع طحال تلی خواہ کسی قدر بڑھ گئی ہو ان گولیوں کے چندروزہ استعمال سے بفضلہ تعالیٰ پوری صحت ہوجائیگی قیمت فی ڈبیہ ۲ دو روپیہ

سفوف سوزاک۔ سوزاک نیا ہو یا پرانا اس کے استعمال سے بالکل آرام ہوجاتا ہے۔ قیمت عہ

دہن الحیات۔ ہاضم طعام کاسر ریاح درد دانت و درد اعصاب کو دور کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

امیر احمد قریشی از قادیان ضلع گورداسپور

---

(۱) براہین احمدیہ .... عہ
(۲) درثمین اُردو ۳ر
(۳) درثمین مکمل فارسی مجلد ۶ر غیر مجلد ۵ر
سنت احمدیہ مصنفہ قاضی اکمل ۴ر
کفارہ مصنفہ مفتی محمد صادق صاحب ۴ر
معیار الصادقین ۳ر
القول الصحیح .... ار
شہادۃ القرآن ۲ر
سر الشہادتین ...... ار
شرائط بیعت عہ کے ۱۲۵ ۸ر کے ۵۰ ۴ر کے ۲۵ اس سے کم فی کاپی ۔ ر
کتاب الصیام .... ار
تفسیری نوٹ ۲۳ پارے از درس حضرۃ امیر المومنین ۲ر

دفتر بدر سے طلب کرو

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں ۹ جیسے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے آؤ ۲۹

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑجاتی ہے اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچتے تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑتی۔ کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی گھر والے رکھتے یہ اصلی عرق کافور ۲۹ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی اصلی دوائی ہے گرمی کے دست پیٹ کا درد اور قے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے قیمت فی شیشی ۲ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہیئے۔ یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کے مانند ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا۔ بدہضمی۔ اشتہا کا کم ہونا۔ سب قے کی علامتیں دور ہوجاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ۔ مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرماویں۔

صدائے اقبال

۹/۲۴

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار بعنوان تہلکہ کارا ز دیا تھا۔ فیس مبلغ للعہ مقرر تھی اب اکثر احباب کے ارشاد سے بموجب فیس مبلغ ۱۲ر کر دی ہے تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں۔ شرائط حسب ذیل ہیں۔ صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی و چونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ر میں روانہ ہوگی۔

(۲) پتہ صاف۔ جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب

(۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ طیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر فیس واپس دیجاویگی و نیز درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مجھ ترکیب کسی کو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع بھڈوانی سب آفس کھوٹیانوالہ ضلع لائلپور

مفرح یاقوتی طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے سبھی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف و سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بارلے